INTERPRETATION OF THE LEADING BOOKS AND COMPOSITION OF IMAM AL-MAWARDI

امام الماوردی کی معروف تصنیفات و تالیفات کا تعارفی جائزہ

Muhammad Shoaib, Research Scholar, Dept. of Islamic Learning, Federal Urdu University, Karachi. muhammad.shoaib5573@gmail.com , https://orcid.org/0000-0002-3586-7013
Abdul Ghafoor Baloch, Ex. Dean, Faculty. of Islamic Studies, Federal Urdu University, Karachi. Draglashri@gmail.com , https://orcid.org/0000-0002-2871-0421

ABSTRACT:
Abu al-Hasan al-Mawardi was born in Basra (c.364/974) which was then one of the principal seats of learning and education in the Muslim world, He therefore got all his education here and rose in literary renown at an early age. He especially prepared himself for the judicial profession. As a judge he served at various places and was finally posted in Baghdad. Al-Mawardi was acclaimed as one of the ablest men of his age. He was not only a distinguished judge but also a distinguished author. He wrote mostly on law and politics. His well-known extant works are: Ki tab al-Hawi al-Kabeer, al-Iqna, Siyasut al- Mulook, Qawanin al- Wizarah, Adab al- Dunya wal Din, and Al-ahkam al- Sultaniyyah. The present article deals with the introduction of important of books of Imam Al-Mawardi.

KEYWORDS: *Al-Mawardi, Tafseer, Al-Hawi, Al-Iqna, Al-Ahkam al-Sultaniyyah.*

امام ماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب قدیم دور کے عظیم مفکر، مدبر، مفسر، اور فقیہہ کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ فقہا ئے اسلام کی صف میں ایک بلند مقام و مرتبہ اور اپنے زمانے میں قاضی القضاہ جیسے اہم عہدے پر فائز رہے۔ اپنے دور میں مسلک شوافع کے امام بھی منتخب ہوئے۔ امام ماوردی ۳۶۴ھ بمطابق ۹۷۴ء کو عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئے۔ ۸۶ سال کی عمر میں ۴۵۰ھ بمطابق ۱۰۵۷ء میں انتقال فرمایا اور بغداد کے مقبرہ "باب حرب" میں دفن کئے گئے۔ نماز جنازہ علامہ خطیب بغدادی نے شہر کے جامع مسجد میں پڑھائی اور اسی طرح علم کا یہ بحر بے کنار اس فانی دنیا سے رخصت ضرور ہوئے، لیکن اپنے پیچھے علم کا ایک عظیم سمندر اپنی تالیفات اور تصنیفات کی صورت میں چھوڑا ہے جو آج بھی اہل علم کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔

امام ماوردی نے مختلف علوم و فنون میں کافی تعداد میں کتابیں تالیف کی، بلکہ انکی تالیفات ایک علمی انسائیکلو پیڈیا کے زمرے میں آتی ہیں۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے! اس لیے کہ اس دور میں یہی باکمال شخصیات کی شایان شان تھی، ابن سیناء(428ھ)، ابن مسکو یہ(461ھ)، ابوریحان البیرونی(441ھ)، اسی دور کے چمکتے دھمکتے ستارے تھے۔ بہت سی معلومات کو جاننے والے کاتبین میں سے جنہوں نے ارادہ کیا کہ مختلف علوم میں تالیفات کا کام سرانجام دیں گے، لیکن وہ اس وقت صرف سوچ و بچار کے نمونے رہ گئے۔ ان کی تالیفات کی بہتات و کثرت پر دلیل یہ ہے کہ امام ماوردی کے سوانح کو ذکر کرنے والے لکھتے ہیں کہ انکی کئی کتابیں و تصنیفات ہیں مختلف علوم و فنون میں۔ یاقوت الحموی لکھتے ہیں: " لہ تصانیف حسان فی کل فن۔"(1) ترجمہ: انکی ہر فن میں بہت اچھی تصانیف ہیں۔ علامہ السبکی رقم طراز ہیں:"

لہ التفنن التام فی سائر العلوم۔ "(2) ترجمہ: تمام علوم میں انکو خوش اسلوبی حاصل ہے۔ اور علامہ خطیب بغدادی لکھتے ہیں: "لہ تصانیف عدة فی اصول الفقه وفروعه وفی غیر ذالک۔"(3) ترجمہ: ان کی چند تصانیف ہیں اصول فقہ اسکی فروعات اور ان کے علاوہ موضوعات میں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: "لہ تصانیف حسان فی کل فن۔"(4) ترجمہ: انکی ہر فن میں بہت اچھی تصانیف ہیں۔ ان علماء اور مفکرین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ماوردی کوئی معمولی شخصیت نہیں تھے، بلکہ علم کے لحاظ سے وہ ایک بحر بے کنار تھے۔ جس کی دلیل علماء اور مفکرین کے مذکورہ بالا اقوال ہیں۔ ذیل میں امام ماوردی کی اہم تصانیف کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

1۔ تفسیر القرآن:

اس کا نام ہے۔ النکت والعیون یعنی (دقیق علمی مسائل اور عمدہ مباحث کے چشمے) امام ماوردی تفسیر میں صحابہ و تابعین کے تمام اقوال نقل کرتے ہیں، لغوی تحقیق کا دقیق تجزیہ پیش کرتے ہیں، فقہی احکام ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ترجیح فی الاقوال کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ آثار صحابہ و تابعین کے بارے میں ان کا بڑا مرجع اور مصدر تفسیر ابن جریر ہے۔ فقہی احکام بیان کرنے میں امام شافعی کے اقوال کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، لیکن امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام داود ظاہری کی آراء کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

امام ماوردی کا منہج تفسیر:

امام ماوردی نے اپنے تفسیر کے شروع میں ہی اپنا منہج اس طرح بیان کیا ہے۔"ولما کان ظاهر الجلی مفهوما بالتلاوة وکان الغامض الخفی لا یعلم الا من وجهین نقل واجتهاد جعلت کتابی هذا مقصورا علی تاویل ما خفی علمه وتفسیر ما غمض تصوره وفهمه وجعلته جامعا بین اقاویل السلف والخلف وموضحا عن المؤتلف والمختلف وذاکرا ما نسح به الخاطر من معنی یحتمل عبرت عنه بانه محتمل لتمیز ما قیل مما قلته ویعلم ما استخرج مما استخرجته وعدلت عما ظهر معناه من فحواه اکتفاء بفهم قارئه وتصور تالیه"۔(5)

ترجمہ: جب ظاہری اور جلی مفہوم تلاوت ہی سے معلوم ہو جاتا ہے اور پوشیدہ اور خفی کا علم حاصل نہیں ہو سکتا، مگر دو طریقوں سے ایک نقل اور دوسرا اجتہاد اس لئے میں نے اپنی اس کتاب میں انہی آیت کی تاویل و تفسیر پر اکتفا کیا ہے جن کے علم و فہم میں کچھ خفا اور اشکال ہو میں نے اس کتاب میں سلف اور خلف کے اقوال کو جمع کر دیا ہے اور اتفاقی واختلافی امور کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ میرے دل میں جو احتمالی معنی آیا ہے اس کا ذکر میں نے "محتمل" کے لفظ کے ساتھ کیا ہے تاکہ نقل کردہ اقوال اور میرے اپنے قول کے درمیان امتیاز ہو جائے۔ اور منقول اور مستنبط کے درمیان فرق معلوم ہو سکے، اور جن آیات کا مفہوم سیاق کلام کی روشنی میں واضح ہو اس کے بیان کی جانب میں نے توجہ نہیں دی، بلکہ ان کو سمجھنے کے لئے قاری کے اپنی فہم پر انحصار کیا ہے۔" ماوردی کی یہ تفسیر دار الکتب العلمیہ بیروت نے 1992ء میں 6 جلدوں میں شائع کی ہے، اس سے پہلے یہ دنیا کے مختلف مکتبوں میں مخطوطات کی شکل میں موجود رہی ہے۔

تفسیر الماوردی کا علمی مقام و مرتبہ: امام ماوردی کی تفسیر (النکت والعیون) پر بہت سارے فقہاء اور علماء نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تفاسیر میں آپ کے قیمتی آراء کو شامل فرمایا ہے، ان فقہاء میں سے کچھ یہ ہیں۔

1۔ **الزرکشی امام الزرکشی نے بہت سارے قیمتی معلومات تفسیر ماوردی سے اخذ کی ہے۔ مثلا:** وذکر الماوردی "ان البقرۃ مدنیۃ فی قول الجمیع الاآیۃ ۔وھی (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) فانھا نزلت یوم النحرفی حجۃ الوداع بمنی۔"(6)

ترجمہ: ماوردی نے ذکر فرمایاہے "کہ سورۃ بقرہ مدنی ہے سوائے ایک آیت کے اور وہ ہے "واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ" **کیونکہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر یوم النحر والی دن منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔**

اسی طرح امام زرکشی نے امام ماوردی کی رائے بتاتے ہوئے ذکر کیاہے۔وقال الماوردی فی سورۃ النساء :"ھی مدینۃ الا آیۃ واحدۃ نزلت فی مکۃ فی عثمان ابن طلحہ حین ارادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذ منہ مفاتیح الکعبۃ وسلیمھا الی العباس فنزلت :(ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانا ت الی اھلھا)۔"(7) **ترجمہ: امام ماوردی سورۃ نساء کے بابت فرماتے ہیں: کہ یہ مدنی ہے سوائے ایک آیت کے جو مکہ میں حضرت عثمان ابن طلحہ کے بارے میں نازل ہوئی جب نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا کہ ان سے کعبہ کی چابیاں لے کر حضرت عباس کے حوالے کر دیں، تو یہ آیت نازل ہوئی (بے شک اللہ تمہیں حکم دیتاہے کہ امانت کو اہل امانت کے حوالے کر دو)۔**

2۔ **قرطبی:۔ امام قرطبی نے بھی النکت والعیون سے امام ماوردی کے تفسیری اقوال اخذ کی ہیں۔ مثلا:** قال الماوردی :" ویقال لمن قال :بسم اللہ : مبسمل ،وھی لغۃ مولدۃ ،وقد جاءت فی الشعر قال عمر بن ابی ربیعۃ لقد بسملت لیلی غداۃ لقیتھا ۔فیا حبذا ذاک الحبیب المبسمل ۔"(8)

ترجمہ : الماوردی نے کہا: بسم اللہ کہنے والے کو مبسمل کہنا یہ ردی لغت ہے۔ شعر میں آیا ہے، عمر بن ابی ربیعہ نے کہا: لیلیٰ نے اس صبح بسم اللہ کہا جس صبح میں ملا، وہ حبیب بسم اللہ کہنے والا کتنا اچھا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ تفسیر الماوردی کا علمی مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ جس کا اندازہ امام زرکشی، امام قرطبی سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے تفاسیر میں امام ماوردی کے قیمتی آراء کو شامل کیا ہے۔

2۔ کتاب الحاوی الکبیر: یہ فقہ شافعی میں لکھی گئی ایک عظیم الشان / ضخیم انسائیکلوپیڈیا کا نام ہے۔ بعض نسخوں کے ساتھ یہ 30 سے زائد حصوں میں مکتوب ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں: "لم یطالعہ احد الا شھد لہ با التبحر والمعرفۃ التامۃ فی المذھب ۔"(9) **ترجمہ: جس نے اسکا مطالعہ کیا مذہب شافعی کے بارے میں انکی معرفت کاملہ و تبحر علمی کی گواہی دی ئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور حاجی خلیفہ رقم طراز ہیں** "لم یوءلف فی المذھب مثلہ "(10) ترجمہ: **مذہب شافعی میں اس جیسی تالیف نہیں گزری۔ اگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا جائے تو کتاب الحاوی الکبیر خود مختصر المزنی (متوفی 264ھ) کی ایک شرح سے عبارت ہے۔ وہ مزنی جس نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو اپنی مختلف کتب میں مختصر کر کے پیش کیا ہے۔**

3۔ کتاب الاقناع فی الفقہ الشافعی: کتاب الاقناع مختصر ہے الحاوی الکبیر کی، اسکو امام ماوردی نے چالیس اوراق میں مختصر کر کے پیش کر دیا ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ امام ماوردی فرماتے تھے: میں نے فقہ کو کھول کر چار ہزار اوراق میں بیان کر دیا اور اسکو چالیس صفحات میں سمیٹ کر مختصر کر دیا۔ مبسوط (کھول کر بیان کردہ فقہ) سے ان کی مراد "کتاب الحاوی الکبیر" ہے اور مختصر سے مراد "کتاب الاقناع" ہے۔(11)

کتاب الاقناع لکھنے کی وجہ جو یاقوت الحموی نے بیان کی ہے وہ لکھتے ہیں:"تقدم القادر باللہ الی اربعۃ من ائمۃ المسلمین فی ایامہ فی المذاہب الاربعۃ ان یصنف لہ کل واحد منہم مختصرا علی مذہبہ فصنف لہ الماوردی الا قناع ،وصنف لہ ابوالحسین القدوری مختصرہ المعروف علی مذہب ابی حنیفۃ ،وصنف لہ القاضی ابو محمد عبدالوہاب بن محمد بن نصر المالکی مختصرا آخر ،ولا ادری من صنف لہ علی مذہب احمد ،وعرضت علیہ ،فخرج الخادم الی اقضی القضاۃ الماوردی وقال لہ : یقول لک امیرالمؤمنین : حفظ اللہ علیک دینک کما حفظت علینا دیننا ۔"(12)

ترجمہ: خلیفہ قادر باللہ نے چاروں مذاہب کے ائمہ سے درخواست کی کہ سب اپنے اپنے مذہب کو مختصر تصنیف کر کے پیش کرے اس موقع پر ماوردی نے الاقناع ، ابوالحسین نے مذہب حنفی میں اپنے مشہور کتاب القدوری، اور قاضی ابو محمد عبدالوھاب بن محمد بن نصر مالکی نے المختصر تصنیف کی، مذہب احمد بن حنبل کے حوالہ سے کس نے کیا تصنیف کی کچھ معلوم نہیں۔ یہ سب تصانیف خلیفہ کے سامنے پیش کئے گئے، تو خادم قضی القضاۃ ماوردی کے پاس آئے اور کہنے لگا: امیر المومنین کہہ رہاہے: اللہ تعالی آپ کے دین کی حفاظت فرمائے جس طرح آپ نے ہمارے لئے ہمارے دین کو محفوظ رکھا۔

کتاب الاقناع باوجود یہ کہ مختصر ہے کافی انوکھی باتوں اور مسائل پر مشتمل ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کو امام ماوردی نے فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیاہے۔ کتاب ہذا ایک جلد پر مشتمل ہے۔ اس میں کتاب الطھارۃ، کتاب الصلوۃ ، کتاب الزکوۃ ، کتاب الصوم ، کتاب الحج ، کتاب البیوع ، کتاب الاجارۃ، کتاب الرھن ، کتاب الضمان ، کتاب الحجر، کتاب الصلح، کتاب الحوالہ ، کتاب الشرکہ، کتاب القراض، کتاب المساقاۃ، کتاب الوکالۃ ، کتاب الودیعۃ، کتاب العاریۃ، کتاب الغصب ، کتاب الشفعۃ، کتاب احیا ء الموات، کتاب الوقف، کتاب الھبات، کتاب اللقطۃ، کتاب اللقیط ، کتاب الفرائض، کتاب الصداق، کتاب النفقات ، کتاب القسم والنشوز، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الخلع، کتاب الرجعۃ ، کتاب العدد، کتاب الایلاء، کتاب الظھار، کتاب اللعان، کتاب الرضاع، کتاب الجنا یات، کتاب الحدود، کتاب المرتد، کتاب الجھاد، کتاب قسمۃ الغنیمۃ، کتاب الفیئ، کتاب الجزیہ، کتاب الصید والزبائح، کتاب الاطعمۃ والاشربۃ، کتاب الضحایا، کتاب السبق والرمی، کتاب الایمان ، کتاب النذور، کتاب ادب القاضی، کتاب الدعوی والبینات، کتاب الاقرار، کتاب العتق، کتاب الولاء، کتاب المدبر، کتاب المکاتب، کتاب عتق امہات الاولاد **جیسے اہم موضوعات پر امام ماوردی نے بحث کی ہے۔**

5۔کتاب فی البیوع: اس کتاب کا شمار فقہی مسائل کے حامل ان کتابوں میں ہوتاہے جو امام ماوردی نے تصنیف کی ہے۔ لیکن یہ بھی متاع گمشدہ میں سے شمار ہوتی ہے، مؤرخین نے اسکا کوئی ذکر نہیں کیاہے، لیکن اس کتاب کی نسبت امام ماوردی نے خود اپنی طرف کی ہے اور لکھتے ہیں:"انی صنفت فی البیوع کتابا جمعتہ ما استطعت من کتب الناس ۔"(13) **ترجمہ: میں نے بیوع پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اپنی استطاعت کے مطابق اس میں لوگوں کی کتابوں سے (اقوال) جمع کئے۔**

5۔کتاب اعلام النبوۃ: **اعلام النبوہ امام ماوردی کی تصنیفات میں سے ایک عظیم تصنیف ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو نبوت کی نشانیوں کے بارے میں بحث کرتی ہے۔ جو ضروریات عقیدہ میں سے ایک ضرورت ہے، اس میں نبوی امور کو ایسے طریقے سے واضح کیاہے جس سے مغرور، ضدی، ہٹ دھرم لوگوں کے شبہات ازخود ختم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ شیخ احمد بن مصطفی معروف بطاش کبری زادہ نے اس کتاب پر خوب**

تعریف کی ہے اور لکھتے ہیں:"وفی ھذا العلم مصنفات کثیرۃ ، لکنہ لا انفع ولا احسن من کتاب (اعلام النبوۃ)"(14)ترجمہ:اور اس علم میں بہت سارے مصنفین ہیں، لیکن میں سب سے زیادہ فائدہ مند اور بہتر اعلام النبوہ کو سمجھتا ہوں۔کتاب کی عمدگی واہمیت کے پیش نظر سب سے پہلی وقدیم طبع کتب خانہ المطبعۃ البھیۃ میں 1319ھ میں مکمل ہوئی۔دوسری طبع قاہرہ میں واقع مکتبہ تمدن میں 1330ھ میں ہوئی۔اور تیسری چھپائی قاہرہ میں واقع کتب خانہ محمودیہ میں 1353ھ میں عمل میں آئی۔اس کے علاوہ دار مکتبۃ الھلال بیروت نے 1409ھ میں اور دار الکتب العلمیہ بیروت نے 1426ھ میں اس کی طباعت کی ہے۔

6۔ کتاب الاحکام السلطانیۃ والولایات الدینیۃ: یہ وہ کتاب ہے جس نے امام ماوردی کو محدثین ومؤرخین کے درمیان شہرت سے نوازا ہے۔اس لئے کہ انہوں نے بہت ہی اہمیت کے حامل موضوعات کو اس کتاب میں شامل فرمایا ہے۔وہ موضوعات جن پر اسلامی تہذیب کے مؤرخین میں سے جس نے بھی کچھ قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے انہیں اسی کتاب کا سامنا ہوا اور اسی کتاب سے انہوں نے استفادہ کیا ہے۔ اسلامی ممالک کے لیے یہ کتاب ایک آئین اور دستور کی حیثیت رکھتی ہے۔امام ماوردی نے اس کتاب میں ان موضوعات کو شامل کیا ہے جن کی ضرورت امام / خلیفہ،وزیر اعظم، قاضی / جج،ڈی آئی جی پولیس،چیف آف آرمی اسٹاف وغیرہ محسوس کرتے ہیں۔اجتماعی امور میں بھی ان کی اس کتاب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔کتاب کے اہمیت کے پیش نظر دنیا کے مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا ہے۔

امام ماوردی نے الاحکام السلطانیہ کو 20 ابواب میں تقسیم کیا ہے ان بیس ابواب میں مندرجہ ذیل عنوانات شامل ہیں:

باب اول: تقرر امام کے عنوان پر ہے جس میں امام(خلیفہ)کی تقرری،اس کے اوصاف،طریقہ انتخاب، فرائض اور معزولی جیسے عنوان ہیں۔باب دوم: باب دوم تقرر وزیر (وزیر اعظم) کے حوالے سے ہے اس میں اقسام وزارت، وزیر کے اوصاف،اختیارات اور فرائض پر روشنی ڈالی گئی ہے۔باب سوم: بعنوان "صوبے داروں کا تقرر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔اس میں امارت کی شرائط۔اختیارات اور اقسام زیر بحث لائے گئے ہیں۔باب چہارم:"سپہ سالاروں کا تقرر" کے عنوان پر ہے اس میں قوانین جنگ،فوجی انتظام اور فوج کے فرائض شامل ہیں اور اسیران جنگ کا تذکرہ ہے۔باب پنجم: اس باب میں "محکمہ پولیس" سے بحث کی گئی ہے۔،باغیوں سے جنگ،فسادیوں کی سرکوبی اور مفسد اور باغی میں فرق بتایا گیا ہے۔باب ششم: باب ششم میں "قاضی کا تقرر" اور اس کے اختیارات بیان کئے گئے ہیں۔باب ہفتم : یہ باب "فوجداری" فوجداری مقدمات پر مشتمل ہے۔باب ہشتم:"نقیب انساب" سے متعلق ہے۔باب نہم:" نمازوں کی امامت اور اس کے احکام" کے بارے میں ہے۔باب دہم:"امیر حج" کے تقرر کے بارے میں ہے۔باب گیارھواں: اس باب میں حاکم صدقات کے بارے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔باب بارھواں: مال"فیئ اور غنیمت کی تقسیم" کے عنوان سے ہے۔اس کے تحت خمس کے حصے،مال غنیمت، اسیران جنگ، اموال منقولہ اور اہل جہاد کا حصہ زیر بحث لایا گیا ہے۔باب تیرھواں:"جزیہ و خراج" سے متعلق ہے۔اس میں جزیہ کے احکام،ذمیوں کی شرائط،زمیوں کے حقوق،خراج اور اس کی مقدار،پیمائش آلات اور اس جیسے ذیلی عنوانات ہیں۔باب چودھواں: مختلف

علاقوں کے احکام کے بارے میں ہے اس میں حرم مکہ ،کعبہ اور اس کی تعمیر، غلاف کعبہ، حرم کا علاقہ، حجاز، صدقات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اموال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ذیلی عنوانات شامل ہیں۔ باب پندرھواں: بعنوان "افتادہ اراضی کو آباد کرنا" ہے اس میں عراق کی افتادہ آراضی، آب رسانی کے ذرائع، نہروں کے احکام، کنویں کے ذریعہ آب رسانی اور پانی کے چشمے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ باب سولہواں : "محفوظ چراگاہیں اور عام مقامات" کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ اس میں زیادہ تر "رفاہ عامہ" کے مقامات اور تعلیمی اداروں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب سترھواں: اس باب میں جاگیری اراضی کے احکام اور معدنی ذخائر کا تذکرہ ہے۔ باب اٹھاروں: "دیوان (دفاتر) اور اس کے احکام" پر ہے اس کے تحت دفاتر کے آغاز، وظائف کی ترتیب۔ دفاتر محاصل دفاتر کی قسمیں اندراج اسماء کی ترتیب۔ صوبوں کی حد بندی کی تفصیلات حکام کے تقرر ارر معزولی کے دفاتر۔ نگراں کار جساب فہمی۔ بیت المال۔ اس کے حقوق کاتب دیوان کے فرائض اور محاسبہ اعمال جیسے زیلی عنوانات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ باب انیسواں: "قوانین جرائم" کے عنوان سے موسوم کیا گیا ہے اس میں ترک فرائض کی سزا ۔ حد زنا، حدود ساقط ہونے کی صورتیں۔ سزائے سرقہ، حد خمر، حد قذف (تہمت) اور لعان جنایات کا مقامی اور دیت ۔ دیت کے احکام اجتماعی قتل۔ اعضاء کا قتل۔ سر کے زخموں کی قسمیں۔ دیگر مسائل اور تعزیرات وغیرہ ذیلی عنوانات ہیں۔ باب بیسواں، "احکام احتساب" ہے۔ یہ محکمہ احتساب کی خصوصیات، حقوق اللہ کا احتساب، حقوق العباد، مشترکہ حقوق کا احتساب، ممنوعات کی قسمیں ان کا احتساب، مشتبہ کاموں سے روکنا، محتسب کے فرائض اور اختیارات۔ پیشہ وروں کی نگرانی محتسب کے دیگر فرائض مضرت سے بچانا"۔ جیسے ذیلی عنوابات پر روشنی ڈالتا ہے۔

7۔ کتاب نصیحۃ الملوک: اسلامی سیاسی فکر میں اس کتاب کو بڑی اہمیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کتاب میں علم سیاست، حکمرانوں کے مختلف ادوار، حکمران اور رعیت کے فرائض، احکام وزارت، عدالت وشوری جیسے موضوعات کو امام ماوردی نے شامل کیا ہے، لیکن تاریخی کتب میں اس کتاب کا تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ شائد یہ اس زمانے میں ان کے ہاں معروف نہ تھی یا گم شدہ تھی۔ یا یہ کہ یہ کتاب امام ماوردی کے نام سے اس زمانے میں معروف نہیں تھی۔ (واللہ اعلم)

8۔ ادب الوزیر (المعروف بقوانین الوزارۃ وسیاسۃ الملک) یہ کتاب ایسے قوانین اور شرائط و قواعد پر مشتمل ہے جس کے ذریعے سے وزیر اعظم اور دوسرے وزراء فیصلے صادر کرتے ہیں۔ حکمران کے لیے اصول حکمرانی، منصب وزیر کی ضرورت واہمیت، اقسام وزارت، وزیر اعظم کے فرائض واختیارات، نیک وصالح وزیر اعظم کا مقام ومرتبہ جیسے موضوعات شامل ہے۔

9۔ کتاب تسہیل النظر وتعجیل الظفر فی اخلاق الملک وسیاسۃ الملک: اس کتاب کی اہمیت بھی امام ماوردی کی دوسری سیاسی کتب سے کم نہیں ہے۔ یہ کتاب دو بنیادی موضوعات پر مشتمل ہے۔ (1) اخلاق کا نظریاتی پہلو۔ (2) حکمران کا سیاست اور اس کے اصول و قواعد وغیرہ جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔

10۔ کتاب ادب الدنیاوالدین: اخلاق اور تربیت کے حوالے سے یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ امام ماوردی نے اس کتاب میں ان موضوعات کو شامل کیا ہے۔ مثلا: فضل العقل وذم الھوی، الحث علی طلب العلم، اخلاق العلماء، الاداب الدینیۃ والدنیویۃ، اس کے علاوہ وہ موضوعات جن کے ذریعے سے انسان کی اصلاح ممکن ہو۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب "ادب الدنیاوالدین" نفس اور فرد کی اخلاقی تربیت کے ساتھ اصلاح معاشرہ کے لیے ایک بہترین کتاب ہے۔

11۔ کتاب الامثال والحکم: ادب الدنیاوالدین کی طرح حسن اخلاق اور حسن تربیت کے لیے یہ کتاب بھی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ اس کتاب میں امام ماوردی نے تین سو احادیث، تین سو حکمت پر مشتمل واقعات اور تین سو اشعار شامل کئے ہیں۔

12۔ کتاب النحو: امام ماوردی نے یہ کتاب لغت عربی میں تصنیف کی ہے جو علم النحو پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کو بڑی شہرت ملی تھی۔ موجودہ دور میں اس کتاب کا کوئی وجود نہیں ہے۔

13۔ کتاب ادب القاضی: دراصل ادب القاضی فقہ شافعی میں لکھی گئی الحاوی الکبیر میں سے ماخوذ دو جلدوں کا نام ہے۔ کتاب ادب القاضی میں امام ماوردی نے الحاوی الکبیر کے منہج کو ہی اختیار کیا ہے۔ اور الحاوی چونکہ مختصر المزنی کی شرح ہے، جس کو انہوں نے امام شافعی سے لیکر جمع کیا۔ اس لئے انہوں نے مختصر المزنی ہی کے ابواب کو بعینہ اپنی کتاب کے ابواب قرار دیکر شامل کر لیا ہے۔ یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے موضوعات اور ابواب قائم کرنے میں جمود و تقلید محض سے کام لیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مؤلف نے مختصر المزنی کے مسائل بلکہ الفاظ و کلمات کو انتہائی مفید و گہری تحقیقات کیلئے بطور عنوان و موضوع وضع کیا ہے۔ قضاء کے موضوع پر بحث وریسرچ فی نفسہ فقہ کی فروعات میں سے ایک مستقل فرع ہے عمومی طور سے یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی فقہی تالیفات نہیں لکھی جاتی مگر یہ کہ اسمیں قضاء کے موضوع پر الگ مستقل باب قائم کیا جاتا ہے۔ لہذا اس ضرورت کے پیش نظر امام ماوردی نے ادب القضاء کو مستقل حیثیت دے کر ایک الگ کتاب مرتب کی ہے۔ المختصر یہ کہ امام ماوردی ایک عظیم مفکر، مدبر، فقیہہ اور مفسر تھے۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں امام موصوف نے عظیم کارنامہ یہ سرانجام دیا کہ انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے تمام امور پر سیر حاصل بحث کی ہے اور علم کا ایک عظیم سمندر اپنی تالیفات وتصنیفات کی صورت میں چھوڑا ہے جو اہل علم کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ امام ماوردی کی علمی رفعت، ان کا مقام و مرتبہ اور تصنیف و تالیف کے میدان میں علمی اور تحقیقی کام اور ہمہ جہت خدمات بہت بلند ہیں، امام ماوردی نے بہت ساری تصنیف و تالیف فرمائی، خصوصا "الاحکام السلطانیہ ولولایات الدینیہ" ایک معروف تصنیف ہے، جو امت مسلمہ کے لیے ایک بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتی ہے، اسی طرح آپ کی علمی اور تصنیفی خدمات امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لیے ایک روشن مثال کی طرح ہے۔

حواشی و حوالہ جات

(1) یاقوت الحموی، شھاب الدین ابوعبداللہ، معجم الادباء، دارالغرب الاسلامی، بیروت، 1993ء، ج:15، ص:918.
(2) السبکی، تاج الدین ابونصر عبدالوھاب، طبقات الشافعیۃ الکبری، داراحیاء الکتب العربیہ بیروت، س.ن، ج:5، ص:268.
(3) خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، دارالغرب الاسلامی، بیروت، 2001ء، ج:13، ص:587.
(4) ابن حجر، شھاب الدین احمد بن علی العسقلانی، لسان المیزان، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، 2002ء، ج:16، ص:24.
(5) الماوردی، ابوالحسن، علی بن محمد، النکت والعیون (تحقیق سید بن عبدالمقصود)، دارالکتب العلمیہ، بیروت، س. ن، ج:1، ص:6.
(6) الزرکشی، البرھان فی علوم القرآن (تحقیق محمد ابوالفضل ابراھیم)، دارالمعرفتہ للطباعتہ والنشر، بیروت، 1976ء، ج:1، ص:189.
(7) ایضا.
(8) قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، (تحقیق عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی)، مؤسسۃ الرسالتہ، بیروت، 2006، ج:1، ص:150.
(9) ابن خلکان، ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الاعیان، دارصادر، بیروت، 1970ء، ج:3، ص:282.
(10) حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبداللہ الرومی، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج:1، ص:628.
(11) ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمان بن علی، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، س۔ن، ج:16، ص:41.
(12) یاقوت الحموی، محولہ بالا.
(13) الماوردی، علی بن محمد، الاقناع فی الفقہ الشافعی (تحقیق خضر محمد خضر)، داراحسان للنشر والتوزیع، ایران، 1420ھ، ص:19.
(14) احمد بن مصطفی، مفتاح السعادۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1985ء، ج:1، ص:298.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.